منگل 17- نومبر 1998ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

☎ 213029

منگل 17- نومبر 1998ء 27 رجب 1419 ہجری- 17 نبوت 1377 ہش جلد 48-83 نمبر 256

دین کو مقدم رکھو

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی عورت سے نکاح کرنے کی چار وجوہ ہو سکتی ہیں۔ اس کا مال یا اس کا خاندان یا اس کا حسن یا اس کی دینداری۔ لیکن تم دیندار عورت کو ترجیح دینا۔ اللہ تیرا بھلا کرے اور تجھے دیندار عورت حاصل ہو۔

(صحیح بخاری کتاب النکاح باب الاکفاء فی الدین)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

یہ ضروری امر ہے کہ تم دین کو دنیا پر مقدم کر لو۔

یاد رکھو اب جس کا اصول دنیا ہے اور پھر وہ اس جماعت میں شامل ہے۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ اس جماعت میں نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہی اس جماعت میں داخل اور شامل ہے جو دنیا سے دست بردار ہے۔ یہ کوئی مت خیال کرے کہ میں ایسے خیال سے تباہ ہو جاؤں گا۔ یہ خدا شناسی کی راہ سے دور لے جانے والا خیال ہے۔ خدا تعالیٰ کبھی اس شخص کو جو محض اسی کا ہو جاتا ہے۔ ضائع نہیں کرتا بلکہ وہ خود اس کا متکفل ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کریم ہے جو شخص اس کی راہ میں کچھ کھوتا ہے وہی کچھ پاتا ہے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کو پیار کرتا ہے اور انہیں کی اولاد بابرکت ہوتی ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے حکموں کی تعمیل کرتا ہے۔ اور یہ کبھی نہیں ہوا اور نہ ہو گا کہ خدا تعالیٰ کا سچا فرماں بردار ہو اور اس کی اولاد تباہ و برباد ہو جاوے۔ دنیا ان لوگوں ہی کی برباد ہوتی ہے جو خدا تعالیٰ کو چھوڑتے ہیں اور دنیا پر جھکتے ہیں۔ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ ہر امر کی طناب اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ اس کے بغیر کوئی مقدمہ فتح نہیں ہو سکتا۔ کوئی کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی اور کسی قسم کی آسائش اور راحت میسر نہیں آسکتی دولت ہو سکتی ہے مگر یہ کون کہہ سکتا ہے کہ مرنے کے بعد یہ بیوی یا بچوں کے ضرور کام آئے گی۔ ان باتوں پر غور کرو اور اپنے اندر ایک نئی تبدیلی پیدا کرو۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 595)

دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے

حضرت ابو سلمہؓ نے قریش کے مظالم سے تنگ آ کر مدینہ ہجرت کا ارادہ کیا۔ اپنے ساتھ اپنی بیوی ام سلمہ ہند اور بیٹے سلمہ کو اونٹ پر سوار کیا اور مدینہ کی طرف چل پڑے۔

جب ام سلمہ کے قبیلہ بنو مغیرہ کو معلوم ہوا تو وہ لپک کر پہنچے اور ابو سلمہ سے کہا کہ تیری ذات تو ہم سے جدا ہو سکتی ہے مگر تو ہمارے قبیلہ کی عورت کو نہیں لے جا سکتا۔

یہ کہہ کر انہوں نے اونٹ کی نکیل ابو سلمہ کے ہاتھ سے چھین لی اور انہیں اکیلے ہجرت کی اجازت دے کر ام سلمہ کو روک لیا۔ اور قید کر دیا۔

جب ابو سلمہ کے قبیلہ بنو عبد الاسد تک یہ خبر پہنچی تو وہ دوڑے آئے اور کہا کہ ابو سلمہ کا بیٹا تو ہمارے قبیلہ کا فرد ہے اسے ہم ماں کے پاس نہیں رہنے دیں گے اور یہ کہہ کر ام سلمہ سے ان کا بیٹا بھی چھین لیا۔ جو گود کا شیر خوار بچہ تھا۔

اس طرح بیوی کو خاوند سے اور بیٹے کو ماں سے جدا کر دیا گیا۔ حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں کہ روزانہ صبح باہر نکل جاتی اور ویرانوں میں بیٹھ کر سارا دن آنسو بہاتی رہتی۔ اور اس طرح پورا سال اسی حال میں گزر گیا۔

یہاں تک بنو مغیرہ کے ایک آدمی کو ان پر رحم آگیا۔ ان کو بچہ واپس کیا گیا اور مدینہ جانے کی اجازت دی گئی۔ اور وہ اکیلی بچے کو لے کر مدینہ پہنچیں۔

(سیرۃ ابن ہشام جلد 2 صفحہ 112 مطبع مصطفیٰ البابی الحلبی۔ مصر۔ 1936ء)

یہی ام سلمہؓ اپنے خاوند کی شہادت کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عقد میں آئیں اور ام المومنین کہلائیں۔

★......★......★......★

چاہئے کہ ہر معاملہ میں دین کو دنیا پر مقدم کرو

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

ایک حد تک تمام مذاہب میں ترک دنیا کی تعلیم ہے اور وہ یہ ہے کہ جب دین و دنیا کا مقابلہ آن پڑے۔ تو ایک مومن کا فرض ہے اس وقت دنیا کو چھوڑ کر دین کو اختیار کرے۔

دین یہ نہیں سکھاتا کہ بالکل دنیا کو ترک کر دو۔ بلکہ وہ یہ تعلیم دیتا ہے۔ کہ دنیا کماؤ۔ محنت کرو۔ لیکن جب دین و دنیا کا مقابلہ آن پڑے۔ اس وقت دین کو مقدم کرو۔ اور دنیا کی پروا نہ کرو۔ بلکہ یہاں تک کہتا ہے کہ ہر طبقہ کے لوگ علیحدہ علیحدہ ہوں مثلاً کچھ ایسے ہوں۔ جو زراعت پیشہ ہوں۔ بعض لوگ تجارت کریں اور بعض سیاست میں پڑ جائیں۔ اور جو علماء اور صوفیاء ہوں۔ وہ بالکل دنیا سے علیحدہ ہو کر دین کی خدمت کریں پس یہ بات تمام مذاہب میں ہے۔ اور یہاں تک ہونا چاہئے۔ مگر جن مذاہب نے عام طور پر یہ تعلیم دی ہے کہ سب کے سب دنیا سے قطع تعلق کر لیں۔ انہوں نے غلطی کی ہے۔ (دین حق) کی عام تعلیم یہ ہے کہ دین و دنیا کے مقابلہ میں دین کو دنیا پر مقدم کرو۔ اور اس وقت تمہاری دنیا کی محبت سرد ہو جانی چاہئے۔

اس زمانہ کے مصلح۔ مامور اور امام نے اس بات کو شرائط بیعت میں داخل کیا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم کرو۔ (-) کوئی شخص کامل نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ دین کے حقیقی منشاء کے ماتحت دنیا کو دین کے مقابلہ میں نہ چھوڑے۔

جب تک جماعت کے افراد میں یہ خیال اور جذبہ پیدا نہ ہو گا۔ اس وقت تک حقیقی ترقی حاصل نہ ہو گی۔ پس چاہئے کہ کسی کے لئے دین کے موقع پر دنیا روک نہ ہو۔ آج تو لوگوں کی یہ حالت ہے کہ ذرا ذرا سی بات پر نماز چھوڑ دیتے ہیں۔ رسول کریم ﷺ کے وقت میں جنگ کے موقع پر بھی یہ بات نہ تھی۔ وہاں تو جنگ میں جاتے وقت اگر کوئی عذر کرتے کہ ہمارا گھر بے پناہ ہے تو مسموع نہ تھا۔ لیکن یہاں ایک شخص عشاء کی نماز میں نہیں آتا۔ پوچھا جائے۔ تو جواب ملتا ہے کہ بیوی اکیلی ہے اور ڈرتی ہے۔ نماز میں کیوں نہ آئے۔ دوکان کے بند ہونے سے گاہک واپس چلے جاتے ہیں۔ اسی طرح دوسری باتوں میں سستی ہے۔ اور بہت تھوڑے ہیں۔ جو دین کے کام کی اہمیت کو خیال میں لاتے ہیں۔ چاہئے یہ کہ ہر جگہ دین مقدم ہو۔ جب تک یہ حالت نہ ہو۔ حالت خطرناک ہے۔ اس لئے میں جماعت کے لوگوں کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ اگر وہ خدا تک پہنچنا چاہتے ہیں۔ اور احمدیت کا پھل چکھنا چاہتے ہیں۔ تو دین کو دنیا پر مقدم کریں۔ اور دنیا کو دین کے ماتحت کر دیں۔ اور اگر یہ نہیں کریں گے۔ تو ان کے احمدیت (-) کے دعوے فضول ہوں گے۔

پس جب تک (-) احمدیت کا حقیقی ادب نہ کیا گیا۔ اس وقت تک یہ سمجھنا کہ ہم احمدی ہیں یہ تمام فضول خواہشیں ہوں گی۔ کیونکہ جب تک عمل نہیں کیا جائے گا۔ کوئی کامیابی نہیں ہو گی۔

(خطبات محمود جلد 6 ص 336-334)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2-50 روپے

(5)

ہمارا چاند قرآں ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ترجمۃ القرآن کلاس

کلاس نمبر1 حصہ نمبر5
ریکارڈ شدہ 15- جولائی 94ء

الٓمّٓ

یہ تین حروف ہیں ان تین حروف سے سورۃ بقرہ کا آغاز کیوں کیا گیا یہ بار بار بحث اٹھتی ہے اس لئے میں اچھی طرح سمجھا دینا چاہتا ہوں۔ کیا یہ حروف بے معنی ہیں؟ محض حروف ہیں یا کوئی اور معنی رکھتے ہیں اور کیا کیا معنی رکھتے ہیں۔ کیوں بات کو کھول کر بیان نہیں کر دیا گیا؟ کیوں صرف حروف میں بات کی گئی اور آغاز ہی میں یہ مشکل کیوں پیش آگئی تو اس کے اوپر مختلف مفسرین نے مختلف روشنی ڈالی ہے سب سے زیادہ عمدہ سیر حاصل اور پر لطف بحث تفسیر کبیر میں اٹھائی گئی ہے۔

حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی نے اس مضمون کے ہر پہلو پر خوب کھل کر روشنی ڈالی ہے خلاصۃ" اس کا ترجمہ یہ کیا جاتا ہے انا اللہ اعلم میں ہوں اللہ زیادہ جاننے والا۔

اس ترجمہ کی وضاحت یہ ہے کہ الف کو انا کا پہلا حرف شمار کرکے اور ل کو اللہ کا بیچ کا حرف شمار کرکے اور م کو اعلم کا آخری حرف شمار کرکے ایک جملہ بنا لیا گیا ہے اور یہ خیال کیا گیا ہے کہ الٓمّٓ اس جملے کا یہ نمائندہ ہے اور اس پہلو سے جملے کی تحریر کی ترکیب اس کے ساتھ مطابقت کھا رہی ہے پہلا حرف جو اس لفظ کا سمجھا گیا ہے اس کا پہلا حرف چاہئے بیچ کا لفظ اس لفظ کا بیچ کا ہونا چاہئے جو ہم نے سمجھا اور م اس لفظ کا آخری ہونا چاہئے جو اب بھی آخر پر ہے جو ہم نے سمجھا تو الٓمّٓ کا مطلب ہے انا اللہ اعلم ایک معقول بات ہے اور اس لئے بھی کہ علم کا مضمون اس سے تعلق رکھتا ہے اور غالباً وہ اول معنی رکھتا ہے کیونکہ بعد میں علم کی ہی بات ہو رہی ہے اور کامل علم کی بات ہو رہی ہے پس یہ ترجمہ بھی اس کا ممکن ہے اور اور ترجمہ بھی ممکن ہے۔

ایک اور معنی

بعض لوگوں نے الف سے مراد اللہ لیا ہے اور م سے محمدؐ مراد لیا ہے الف لام اللہ اور میم محمدؐ ان دو کے ملنے سے وہ نعمت وجود میں آئی جس کو ہم قرآن کی نعمت کہتے ہیں اور نبوت بھی ملی اور کتاب بھی ملی۔ تو جتنے بھی ایسے معانی ہیں جو قرآن کے ساتھ مطابقت رکھتے ہیں پُر معارف ہیں جو قرآنی تعلیم سے ٹکراتے نہیں بلکہ انسان کی روحانیت کو بڑھانے والے ہیں وہ تمام اجازت ہے کہ وہ تمام ان حرفوں کی طرف منسوب کر دیئے جائیں۔ پس الٓمّٓ کا جو مضمون حروف کی صورت میں بیان ہے یہ اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ تھوڑے لفظوں میں زیادہ بات کرنے والی ہے کتاب۔ اور یہ مضمون آگے قرآن کریم پر ہر جگہ حاوی ہو جائے گا ایسا کلام ہے کہ ایک ایک حرف میں اس کے معانی ہیں اور اس کا صرف حروف مقطعات سے تعلق نہیں بلکہ قرآن کریم کی دوسری آیات پر بھی ذرا غور کریں تو بہت سے حروف ایسے ہیں جن پر نظر پڑتی ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ خاص طور پر اس محل پر رکھے گئے ہیں اور اس سے خاص معنے پیدا ہوتے ہیں بعض صوتی مطابقتیں ہیں اور بعض نغماتی مطابقتیں ہیں بہت سی ایسی چیزیں ہیں جن کا حروف کے استعمال اور بر محل اطلاق سے تعلق ہے۔

پس الٓمّٓ نے ایک طرح سے پڑھنے والے کو چونکا دیا ہے کہ ایسی کتاب تم پڑھنے لگے ہو جس کے حرف حرف میں جان ہے حرف حرف میں پیغام ہے اس لئے ہوش اور غور سے پڑھنا۔

پیشگوئیاں

دوسرا اس میں یہ مضمون بیان ہوا ہے کہ اس کا یہ مضمون بھی آنحضرت ﷺ کی زبان مبارک سے بیان شدہ ثابت ہے کہ حروف میں بعض آداب مضمر ہوا کرتے ہیں اور ان آداب کے حوالے سے بعض تاریخی واقعات کی طرف اشارہ ہوتا ہے پس الٓمّٓ اور بعد میں آنے والے ایسے ہی مقطعات۔ یعنی ان سورتوں کا جو ان حروف سے شروع ہوتی ہیں ان کا بعض زمانی قدروں سے بھی تعلق ہے جو مخصوص زمانوں میں ہونے والی ہیں اور اس صورت میں پیشگوئی کا رنگ ان حروف میں پایا جاتا ہے جب یہ آیت نازل ہوئی تو چونکہ مدینہ میں نازل ہوئی تھی۔ یہود یہ سن کر ایک منصوبہ بنا کر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ کیونکہ ان کے ہاں یہ رواج تھا کہ حروف کے عددی معنے لئے جاتے تھے اور ان پر بڑا زور دیا جاتا تھا آج میں نے بائبل کی بعض ایسی کمنٹری (تفسیر) دیکھی ہیں جن میں بتایا گیا ہے کہ یہ عدد حروف کے ان اعداد کے علمبردار ہیں اور آگے سارا مضمون اس سے تعلق رکھتا ہے اور اس پر یہود علماء بڑا فخر کرتے ہیں یعنی ان میں علم اعداد بیان کیا گیا ہے اور بائبل میں اس مضمون کو بڑی عمدگی کے ساتھ نبھایا گیا ہے قرآن کریم نے بھی ان کو استعمال کیا اور اس میں کچھ پیشگوئیاں کیں۔

یہود نے اپنی مرضی کے معنی ان حروف کو پہنانے کے لئے یہ سوچا کہ ا کا مطلب ہے ایک۔

ل کا مطلب ہے تیس اور م کا مطلب ہے چالیس تو کل اکہتر سال ہوئے۔ انہوں نے رسول کریم ﷺ سے کہا کہ آپ کی نبوت کی عمر اکہتر سال ہے اس وقت آنحضرت ﷺ نے اور مقطعات پڑھنے شروع کیے۔ کہ مجھ پر یہ بھی نازل ہوا ہے یہ بھی نازل ہوا ہے تو عدد بڑھتے گئے یہاں تک کہ یہود نے کہا کہ بات ہماری حد سے باہر نکل گئی ہے تو قرآن کریم کے حروف دراصل لامحدود معانی رکھتے ہیں۔

انتظار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مَیں انتظار میں ہوں نصرتِ نصیر آئے
کسی طرف سے کوئی قدرتِ قدیر آئے

عزیز تر ہے مجھے سطوتِ یزیدی سے
وہ کربلا کہ جہاں ہر طرف سے تیر آئے

میں اپنی سلطنتِ دل سجائے رکھتا ہوں
دیارِ حسن سے شائد کوئی سفیر آئے

یہاں کی دلقِ فقیری ہے خلعتِ شاہی
تری گلی میں نہ کیسے ترا فقیر آئے

صبا چمن سے اُٹھ آئی مگر خدا نہ کرے
مرے چمن میں کبھی بادِ زمہریر آئے

تھا کون جس کے سیہ رنگ عَلَم کی نسبت سے
سیہ قبا لئے مہر و مہِ منیر آئے

قلم کو مل گئی سلطانئ قلم ناہیدؔ
مجادلوں میں حَکَم بن کے اب صریر آئے

عبدالمنان ناہیدؔ

سوار ہو جاؤ یا.....

حضور ﷺ ایک دفعہ حضرت سعد بن عبادہؓ سے ملنے کے لئے تشریف لے گئے۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم واپس ہونے لگے تو حضرت سعدؓ نے اپنے بیٹے قیس سے کہا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کے ساتھ جائیں۔

جب چلنے لگے تو حضور ﷺ نے حضرت قیس سے فرمایا تم بھی سوار ہو جاؤ۔ انہوں نے بے ادبی کے لحاظ سے ہچکچاہٹ ظاہر کی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

یا تو سوار ہو جاؤ یا پھر واپس گھر چلے جاؤ۔

کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کا پیدل ساتھ ساتھ چلنا تکلیف دے رہا تھا۔ مگر حضرت قیس نے ساتھ سوار ہونے کی جرات نہ کی اور واپس چلے گئے۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب کم مرۃ یسلم الرجل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم ناصر احمد ظفر بلوچ صاحب

حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب

صدقے جاں انہاں اچیاں توں
جنہاں نیویاں نال نبھائی

یہ شعر گجرات کے مشہور و معروف صوفی منش پنجابی شاعر میاں محمد بخش صاحب کا ہے۔

پیارے میاں صاحب کے بارے میں مجھ جیسے ناچیز خادم کے دل میں جو جذبات محبت و عقیدت ہیں یہ شعر بھی ان کی کماحقہ ترجمانی کرنے سے قاصر ہے۔

محترم میاں صاحب نے نہ صرف "نیویاں نال نبھائی" بلکہ آپ نے اپنے امام و آقا کے ساتھ بھی خوب نبھائی اور ایسی نبھائی جو حضرت مسیح موعود کی جسمانی و روحانی اولاد سب کے لئے ایک ایسا نمونہ ہے جس پر جتنا رشک کیا جائے کم ہے۔

آپ بے پناہ خوبیوں اور اوصاف حمیدہ کے مالک تھے۔ آپ کی شخصیت کا ہر پہلو قابل تقلید نیک نمونہ تھا۔ عاجز کو 1970ء سے آپ کی شخصیت کو قریب سے دیکھنے کا اعزاز حاصل رہا ہے جب آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ہمراہ احمد نگر میں زرعی فارم پر تشریف لائے تھے۔

حضرت صاحب کے قافلہ میں شامل احباب میں سب سے آخر میں آپ ہوتے۔ جونہی بلائے جاتے تیزی سے حاضر ہوتے بعد از مشورہ انتہائی متانت اور وقار کے ساتھ آہستہ آہستہ پیچھے ہٹ جاتے۔ حضرت میاں صاحب کا اپنے آقا کے ساتھ (باوجود انتہائی قابل احترام رشتہ میں منسلک ہونے کے) عقیدت و احترام کا یہ انداز آج تک خاکسار کے دل پر نقش ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اور پھر امام وقت کے ساتھ آپ نے زندگی بھر جس استقلال اخلاص۔ انکساری اور امامت کے لئے جس غیرت کا ثبوت دیئے رکھا وہ تاریخ احمدیت میں سنہری حروف میں رقم ہو گا۔ آپ کی امام وقت کے ساتھ اطاعت و احترام کی یہ غیر معمولی صفت حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ساتھ تو مزید نکھر کر سامنے آئی آپ کی ان خوبیوں کا ہی یہ ثمر ہے کہ امام وقت نے آپ کی وفات پر آبدیدہ اور گلوگیر آواز کے ساتھ جن الفاظ میں آپ کا ذکر فرمایا اس کا ایک اقتباس ملاحظہ فرمایئے۔

"وہ بادشاہ آیا کی (خدائی خبر) کے متعلق فرماتے ہیں فرمایا "دوسرے نے کہا ابھی تو اس نے قاضی بننا ہے یعنی اس الہام کے ساتھ یہ آواز بھی آئی۔ قاضی حکم کو بھی کہتے ہیں قاضی وہ ہوتا ہے جو تائید حق کرے اور باطل کو رد کر دے یہ خوبی بھی حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب میں غیر معمولی طور پر پائی جاتی تھی۔ باطل کو رد کرنے کے معاملے میں انتہائی بہادر انسان میں نے اور شاذ ہی دیکھا ہو۔ ہوں گے مگر جو میں نے دیکھے ہیں ان میں سے ان سے زیادہ جرأت کے ساتھ باطل کو رد کرنے والا اور کوئی نہیں دیکھا۔" واقعی آپ

امامت کے لئے غیرت کا کوہ گراں
انکساری کا اطاعت کا ایک بحر بیکراں
تھے

ایں سعادت بزور بازو نیست

یہ نافع الناس ہمدرد غریب پرور وجود دشمن کے مقابلہ میں فولاد سے بھی سخت تھا جبکہ اپنوں بے کسوں غریبوں ماتحتوں ملازموں کے لئے بلا امتیاز ریشم کی طرح نرم تھا۔ آپ کی زندگی صحیح معنوں میں رحماء بینھم کا عملی نقشہ تھی آج محترم میاں صاحب کی صفات حسنہ کی چند یادیں جو ذاتی دید و شنید کے زمرہ میں آتی ہیں اس کا ذکر خیر کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں

جرأت

سال 1987ء میں آپ کے خلاف تھانہ ربوہ میں پرچہ چاک ہوا جس سے ربوہ میں عمومی طور پر گھبراہٹ کی کیفیت تھی اور ہر مخلص دوست حضرت میاں صاحب پر مقدمہ بننے پر فکر مند اور پریشان تھا اگرچہ پرچہ سو فیصد جھوٹ پر مبنی تھا لیکن حالات ناموافق اور انصاف عنقا ہو تو ان حالات میں امام وقت کے نمائندہ جن کا فعال اور بابرکت وجود پاکستان کے احباب کے لئے ڈھال سے کم نہ تھا مقدمہ پر پریشانی و تشویش کا ہونا لازمی امر تھا۔

اس وقت کے نظام سلسلہ کے انتہائی ذمہ دار صاحب حضرت میاں صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے (حسن اتفاق سے خاکسار اس وقت موجود تھا اور خوش قسمتی سے خاکسار بھی اس مقدمہ میں یکے از ملزمان میں تھا) موصوف نے عرض کیا کہ محترم میاں صاحب افسوسناک خبر ہے کہ آپ کے خلاف مقدمہ درج ہو گیا ہے آپ نے آرام سے فرمایا تو پھر کیا ہوا آپ کیوں پریشان ہیں آپ مطمئن رہیں انشاء اللہ کچھ بھی نہیں ہو گا۔

اس افسوسناک اور تکلیف دہ اطلاع پر آپ کے چہرہ پر رائی برابر بھی تشویش کے آثار دیکھنے میں نہ آئے۔ البتہ قدرے تامل کے بعد فرمایا۔

کہ اگر میرے خلاف پرچہ کی وجہ سے ایک بھی احمدی کا مورال ڈاؤن ہوا تو آپ جوابدہ ہوں گے۔ حضرت میاں صاحب کے اس جرأت مندانہ ردعمل پر اطلاع دینے والے صاحب کی تشویش سکینت میں بدل گئی حضرت میاں صاحب کو جب بھی عدالت کی طرف سے حاضری کی اطلاع آتی تو عدالت میں حاضر ہونے سے قطعاً گریز نہ کرتے کبھی اس خواہش کا اظہار نہ فرماتے کہ میری حاضری معاف کروائی جائے۔

عدالت کے اندر یا باہر جب بھی کرسی پیش کی گئی آپ قبول نہ فرماتے بلکہ اپنے دیگر احمدی ملزمان کے ساتھ شانہ بشانہ کھڑے رہنے کو ترجیح دیتے۔ اللہ اللہ واقعی

خدا داری چہ غم داری

چنانچہ انجام کار پرچہ خارج ہوا اور محترم میاں صاحب باعزت بری ہوئے بقول شاعر

تھا ہمالہ حوصلہ فولاد کے اعصاب تھے
وہ یقیناً جرأت و ہمت کی آب و تاب تھے

خدام سے ہمدردی

اس کے برعکس اپنے خدام سے ہمدردی کا یہ عالم تھا کہ وفات سے چند یوم قبل جب خاکسار گھر آیا تو اطلاع ملی کہ حضرت میاں صاحب نے فوری یاد فرمایا ہے۔ یہ پیغام سن رہا تھا کہ فون کی گھنٹی بجی رسیور اٹھایا تو برادرم چوہدری رشید احمد صاحب نظارت امور عامہ گویا ہوئے کہ فوراً آئیں محترم میاں صاحب نے ہم دونوں کو فوری یاد فرمایا ہے۔

حاضر ہونے پر فرمایا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ مجلس مقامی کا ایک خادم پولیس کی حراست میں ہے فوری پولیس سے رابطہ کریں اگر وہ بے گناہ ہے تو اس کو رہائی دلوا کر مجھے اطلاع کریں۔ حسب ارشاد بعد از تحقیق متعلقہ افسر سے رابطہ کرکے خادم کو رہائی دلوا کر رپورٹ عرض کی تو فرمایا کہ کوئی خرچ ہوا ہے تو بتا دیں۔ عرض کیا کچھ نہیں ہوا۔ متعلقہ افسر نے انصاف سے کام لیتے ہوئے تعاون کیا ہے۔

آپ نے ایک عام خادم کے بارہ جس تشویش و ہمدردی کا اظہار کرکے فوری رہائی دلوائی اس سے آپ کی خدام سے بے پناہ محبت اور ہمدردی کا نمایاں پہلو ابھر کر سامنے آتا ہے۔

جماعتی مفاد

آپ نے ذاتی آرام و سکون کو ہمیشہ جماعت کے اجتماعی و انفرادی مفاد پر قربان کئے رکھا باوجود پیرانہ سالی کے دن ہو یا رات کا وقت ہو یا بے وقت ایک دفعہ بھی ایسا نہیں ہوا کہ میرے جیسا ادنیٰ خادم بھی ملنے گیا ہو تو ملاقات سے محروم رہا ہو ملاقات کرنے والا مشکل سے مسئلہ لے کر حاضر ہوتا تو آپ مختصر الفاظ میں فوری انتہائی صائب اور جامع مشورہ سے نوازتے۔

آپ کی گفتگو اور آپ کا مشورہ ہمیشہ عقل و دل کے عین مطابق ہوتا۔ ضیافت کا یہ عالم تھا جب بھی اطلاع ملی فوراً دروازہ کھول کر اندر بٹھایا آپ کی آمد سے قبل موسم کے مطابق مشروب کا آنا یقینی ہوتا تھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے احمد نگر زرعی فارم سے یکے بعد دیگرے دو ولائیتی گائیں چوری ہوئیں تو فرمایا۔

یہ چوری ہمارے لئے چیلنج ہے اگر ہم اپنے امام کی عدم موجودگی میں ان کے اموال کی حفاظت نہیں کر سکتے تو اس سے زیادہ ہماری کمزوری بے اعتنائی اور کیا ہو سکتی ہے۔ لہٰذا ہر ممکن کوشش کرکے چور ٹریس کرکے مال مسروقہ واپس کروائیں۔ اس سلسلہ میں مکرم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب کی سرپرستی میں کوشش و تلاش کا حکم ہوا چنانچہ کئی ماہ کی مسلسل جدوجہد کے بعد ملزمان کا سراغ لگا کر مال مسروقہ وصول کیا گیا مال مسروقہ چوروں سے واپس لینا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے لیکن یہ مسلسل حضرت میاں صاحب کی ذاتی توجہ دلچسپی جرأت و نگرانی کے باعث ہی ممکن ہوا۔

امانت

آپ کی زرعی اراضی رام والا احمد نگر کے پڑوس میں دو غیر از جماعت غیر زراعت پیشہ انتہائی مفلس افراد کی ڈھاری ہے انہوں نے چوروں کے ڈر سے اپنی دو بھینسیں حضرت میاں صاحب کے ڈیرہ پر باندھ رکھی تھیں کہ یہاں محفوظ رہیں گی اتفاق سے محترم میاں صاحب کے ڈیرہ سے دونوں بھینسیں چوری ہو گئیں۔

حضرت میاں صاحب نے بلا کر فرمایا ان غریب ہمسایوں نے ہمیں مضبوط امین تصور کرتے ہوئے اپنی بھینسیں باندھی تھیں اب ہر حالت میں ان کی اصلی بھینسیں ہی واپس ہونی چاہئیں۔ اس سلسلہ میں محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب کو بھی فرمایا کہ آپ بھی اپنا اثر و رسوخ استعمال کرکے بھینسوں کی واپسی کی ہر ممکن کوشش کریں تقریباً ڈیڑھ ماہ کی مسلسل کوشش اور محترم میاں صاحب کی دعا توجہ اور مکرم مرزا مسرور احمد صاحب کی مکمل سرپرستی اور اثر و رسوخ سے ہم اصل دونوں بھینسیں چوروں کے نرغہ سے نکالنے میں کامیاب ہوئے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ یہ امر قابل ذکر ہے بھینسوں کی تلاش سراغ رسانی اور واپسی تک کے تمام اخراجات سے محترم میاں صاحب نے غریب مالکان کو بے نیاز کئے رکھا اس طرح آپ کے عمل نے ثابت کردیا کہ آپ کا بابرکت وجود بلا امتیاز نافع الناس اور امانتوں کی حفاظت کرنے والا تھا۔

حضرت میاں صاحب کی طبیعت کا ایک اور نمایاں پہلو یہ بھی ہے جو اپنے اندر بالکل انوکھا رنگ رکھتا ہے۔

محترم میاں صاحب کے ایک ملازم مکرم محمد یوسف صاحب جو میاں صاحب کو بچوں کی طرح پیارا تھا نے بتایا کہ آپ کا جب کبھی زرعی فارم سے کوئی ذاتی نقصان ہو جاتا تو ہم کھرا وغیرہ رواں کرنے اور تلاش کی کوشش کرتے۔ تو آپ فرماتے "جانے دیں کوئی غرض مند لے گیا ہو گا ممکن اس طرح اس کی کوئی ضرورت پوری ہو جائے چھوڑ دیں کھرا اور تلاش کی کوئی ضرورت نہیں ہے"

اپنے ذاتی نقصان کی رائی برابر بھی فکر نہ کرتے اور نہ ہی اس کو کوئی اہمیت دیتے جبکہ ایک غریب بے کس کی بھینسوں کے لئے تمام ذرائع استعمال کروائے، واقعی آپ نے ہمیشہ خلوص اور ہمدردی سے "نیویاں نال نبھائی" اور خوب نبھائی۔

اس سلسلہ میں مزید واقعات عرض ہیں۔

٭ آپ کے زرعی فارم کے تمام ملازمین تقریباً غیر از جماعت ہیں جو آپ کو بے حد عزیز اور پیارے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھے ان کی تکلیف پر آپ تڑپ اٹھتے تھے اس سلسلہ میں ایک واقعہ عرض ہے۔

مظلوم کی ہمدردی

آپ کے ملازم مکرم نور محمد صاحب پنجوانہ اور اس کی برادری کے چند افراد کو مخالفین نے ایک بہت بڑے افسر کی اشیر باد سے ایک جھوٹے مقدمہ میں تھانہ لالیاں میں پکڑوا دیا مکرم حضرت میاں صاحب کے فرمان کی تعمیل میں ایک ہفتہ مسلسل کوشش سے انہیں رہائی نصیب ہوئی۔ جب تک یہ بے گناہ پولیس حراست میں رہے حضرت میاں صاحب ان کی رہائی کے لئے مضطرب اور پریشان رہے۔ دوران حراست و تحقیق و تفتیش انہیں ہر قسم کی سہولت فراہم فرماتے رہے۔ حضرت میاں صاحب کا اپنے ملازموں کے ساتھ مثالی حسن سلوک کا ہی یہ نتیجہ تھا کہ حضرت میاں صاحب کے جسد خاکی کی زیارت کے وقت خاکسار نے انہیں بچشم خود دھاڑیں مار مار کر روتے دیکھا ہے۔

اپنے تو اپنے غیراز جماعت میں سے جو ایک دفعہ آپ سے شرف ملاقات کر جاتا وہ آپ کا گرویدہ ہو جاتا آپ کی وفات پر ربوہ اور ماحول ربوہ کے غیراز جماعت خاص و عام بکثرت تعزیت کے لئے حاضر ہوتے رہے۔

ربوہ میں مقیم ایک انتہائی بااثر تعلیم یافتہ غیراز جماعت جن کا خاندان ضلع بھر میں سیاسی سماجی اور اقتصادی لحاظ سے غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے جب افسوس پر تشریف لائے تو مجھے بتایا کہ جس دن حضرت میاں صاحب کی وفات ہوئی اسی شام میں نے حضرت میاں صاحب کے جسد خاکی زیارت کی تھی آپ کے چہرہ مبارک پر نور دیدنی تھا۔

جماعت کے ایک کٹر مخالف کی زبانی جب میں نے مرزا صاحب کی تعریف سنی تو میں حیران رہ گیا مین نے کہا کہ آپ اور میاں صاحب کی تعریف اس پر اس نے کہا مخالفت اپنی جگہ پر میری معلومات کے مطابق وہ صحیح معنوں میں عظیم انسان تھے۔

انفرادی ہمدردی کے بے شمار واقعات احباب جماعت کے زبان زد عام ہیں جب کبھی بھی کسی مستحق کا معاملہ پیش ہوتا تو آپ فراخ دلی سے اس کی معاونت فرماتے ایک دفعہ خاکسار کے پاس ایک عزیز تشریف لائے جو 9 بچوں کے واحد کفیل تھے آمدنی انتہائی محدود جبکہ بیٹیاں بڑی اور 2 بیٹے چھوٹے تھے اور تقریباً سب کے سب زیر تعلیم تھے۔ اس دوست نے بتایا بڑی بیٹی کے رخصتانہ میں دو یوم باقی ہیں حسب توفیق معمولی تیاری تو کر چکا ہوں لیکن برات کو کھانا دینے کے لئے قطعاً گنجائش نہیں ہے یہ آخری الفاظ انہوں نے بھرائی آواز میں بمشکل ادا کئے اور پھر خاموش ہو گئے۔

خاکسار اس عزیز کے حالات سے پہلے ہی بخوبی واقف تھا۔ وقت اور حالات کے تقاضا کے پیش نظر حضرت میاں صاحب کی خدمت میں حاضر ہونے کے علاوہ کوئی راستہ نظر نہ آیا۔ حاضر ہوا فرمایا کیسے آئے ہو۔

جھجکتے جھجکتے صورت حال عرض کی تو فرمایا کتنے مہمان متوقع ہیں عرض کیا کہ 40/50 افراد کے کھانے کا بندوبست ہو جائے تو گذارہ ہو جائے گا۔ آپ نے فرمایا

ایسے موقعہ پر اتنی تعداد تو لڑکی والوں کے گھر کی ہو جاتی ہے تو کیا اس کے بعد یہ مستحق دوست کسی اور کے سامنے دست سوال دراز کریں گے۔ چنانچہ آپ نے اس دوست کی توقع سے زیادہ معقول رقم کا فوراً انتظام فرمایا حضرت میاں صاحب کا اندازہ بالکل درست ثابت ہوا مہمانوں کی تعداد یکصد 100 سے بڑھ گئی لیکن آپ نے جو امداد فراہم کی تھی اس میں تمام مہمانوں کی باعزت ضیافت مکمل ہوئی اس طرح حضرت میاں صاحب کی شفقت سے ایک غریب کو اپنی بیٹی کو باعزت رخصت کرنے کی توفیق میسر آئی' اس کا غم اور فکر تشکر اور حمد کے جذبات میں بدل گیا۔ حضرت میاں صاحب کی فیاضی کا یہ وصف تو خاص طور پر منفرد تھا جس مستحق کی امداد فرماتے آپ کی یہ خواہش نہ ہوتی کہ وہ شخص کون ہے کہاں ہے میرے سامنے آئے۔ نہ امداد کرتے وقت یہ کوشش ہوتی اور نہ ہی امداد کے بعد اس قسم کی خواہش کا کوئی امکان ہوتا وہ جو کام اور امداد کرتے وہ محض للہ فی اللہ سرانجام دیتے جس میں دکھاوا اور خودنمائی کا تو شائبہ تک کبھی بھی دیکھنے میں نہ آیا آپ جو کام بھی کرتے اس میں خلق خدا کی ہمدردی اور رضائے الٰہی پیش نظر ہوتی۔ مکرمی قدسی صاحب نے آپ کی سخاوت کے بارہ میں خوب فرمایا

وہ سخاوت جو ہے طرہ خاندان پاک کا
اس سخاوت کی وہ جیتی جاگتی تصویر تھے

سخاوت دلداری ہمدردی کا یہ رنگ بھی قابل ذکر ہے۔ ایک احمدی خاتون جو انتہائی مخلص لجنہ کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی ہیں وہ جب کراچی گئیں تو ان کی عدم موجودگی میں چور گھر کا صفایا کر گئے حتیٰ کہ روزمرہ کے پارچات دیگر بنیادی ضرورت کی اشیاء بھی چور لے گئے۔

محترمہ کے خاوند کی آمدنی انتہائی قلیل تھی اس خاتون کے نقصان کی اطلاع جب حضرت میاں صاحب کو ہوئی تو آپ نے حضرت حکیم خورشید احمد صاحب کو ارشاد فرمایا۔

کہ محترمہ کی چوری کا سراغ لگوائیں جبکہ ساتھ اس قدر نقد امداد فرمائی کہ جس سے وہ گھر کی بنیادی اشیاء خرید سکے حضرت میاں صاحب کی اس دلداری اور ہمدردی سے اس خوددار مخلص خاتون کی پریشانی اور تکلیف کا باعزت ازالہ ہوا۔

غریب پروری

غریب لوگوں کی تکلیف پر آپ تڑپ اٹھتے تھے وفات سے چند ماہ قبل کی بات ہے کہ خاکسار کو بلوایا اور فرمایا کہ میرے علم میں آیا ہے کہ فلاں رکشہ ڈرائیور کو پولیس نے پکڑ لیا ہے فوری رابطہ کر کے تحقیق کریں اگر رکشہ ڈرائیور کا قصور ہو تو اس کا جرمانہ حرجانہ جو نقصان مدعی کا ہوا ہے میں اس کی ادائیگی کردوں گا آپ اس کو رہائی دلوائیں چنانچہ حسب ارشاد تھانہ میں جاکر بغیر جرمانہ کے معاملہ رفع دفعہ کروا کر ڈرائیور کو رہائی دلوائی اس طرح حضرت میاں صاحب کی ذاتی توجہ اور احساس کے نتیجہ میں اس غریب محنت کش کو بغیر جرمانہ کے رہائی نصیب ہوئی جو آپ کی غریب پروری کی مثال ہے۔ اس عاجز کے ساتھ ہمیشہ شفقت سے پیش آتے سرکاری ملازمت سے ریٹائر ہوا بلانے پر حاضر ہوا تو فرمایا مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ ریٹائر ہو گئے ہیں عرض کیا جی ہاں فرمایا۔

آپ نے کہیں نوکری وغیرہ نہیں کرنی میرے ساتھ رابطہ رکھیں چند ماہ تسلسل سے رابطہ رکھا حسب ارشاد جماعتی امور کی تکمیل کی سعادت ملتی رہی۔ اس دوران حضرت میاں صاحب جس محبت شفقت سے دلجوئی اور دلداری فرماتے رہے اس کا نقشہ الفاظ میں یان کرنے سے بالکل قاصر ہوں۔

چند ماہ بعد حاضر ہوا عرض کیا خاکسار کو نظارت امور عامہ میں ملازمت کا موقعہ میسر آ رہا ہے اگر اجازت ہو تو باقاعدہ ملازمت کر لوں بڑی خوشی سے فرمایا

کہ میری خواہش بھی یہی تھی کہ آپ ربوہ میں ہی لوکل انجمن میں یا امور عامہ میں کام کریں۔

آپ سراپا شفقت تھے آپ کی کس کس شفقت کا تذکرہ کیا جاوے اور کس کس کو چھوڑا جائے کیونکہ محدود وقت میں تو محدود باتیں ہی کہی اور

باقی صفحہ 7 پر

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

چغل خوری سے اجتناب ضروری ہے

جتنے بھی چغل خوری کے نتیجہ میں فساد پھیلتے ہیں اور قریبی قریبیوں سے لڑ پڑتے ہیں اور بعض دفعہ وہ فساد لمبے ہو کر رشتوں کے انقطاع پر جا پہنچتے ہیں۔ رشتے ٹوٹ جاتے ہیں' خونی رشتے بھی ایسے ٹوٹتے ہیں کہ پھر ان کا جوڑنا مشکل ہو جاتا ہے۔ ان پر آپ سب نے کبھی نہ کبھی نظر ڈالی ہو گی جو میں اپنی یادداشت سے یہ باتیں مستحضر کر رہا ہوں اپنے ذہن میں ان دونوں باتوں کا بہت گہرا تعلق مجھے دکھائی دے رہا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ ایک شخص یا خصوصاً چونکہ خواتین میں یہ بات زیادہ پائی جاتی ہے اس لئے خواتین سے معذرت کے ساتھ میں خاتون کی مثال آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ ایک خاتون نے کوئی بات کی وہ بات اس خاتون تک پہنچی جس کے متعلق بات ہوئی تھی اور ایسے رنگ میں پہنچی جس میں کچھ زیادہ تلخی پائی گئی' بجائے اس کے کہ بعینہ اسی طرح پہنچتی۔ اور بعض دفعہ یہ بھی ہوتا ہے کہ بعینہ اسی طرح پہنچادی جاتی ہے۔ مگر بات ایسی ہے جس کے نتیجہ میں لازماً ان دونوں کے تعلقات نے بگڑنا تھا۔ جب وہ سننے والی یہ بات سنتی ہے تو پہلے عہد کر کے سنتی ہے کہ میں آگے کسی سے بات نہیں کروں گی۔ تو سب سے پہلے اس کے دو مونہہ ہو جاتے ہیں۔ یعنی وہ بات سنتی ہے اور پھر طیش میں آکر بلاتوقف دوسری خاتون پر حملہ آور ہوتی ہے' دھاوا بول دیتی ہے اس پر' اور اس کا سارا عہد کہ میں خاموش رہوں گی اور اپنے تک رکھوں گی وہ جھوٹا ثابت ہوتا ہے تو اس کے دو مونہہ بن گئے اور جو سنانے والی ہے اس کے پہلے ہی دو مونہہ ہو چکے ہیں کیونکہ جب وہ مجلس میں بیٹھی تھی تو امانت پہ بات ہو رہی تھی اور اگر واضح طور پر نہیں بھی کہا گیا تھا تو ایک عام دستور سے یہ بات بالکل واضح ہے کہ جب ایک انسان کسی تیسرے شخص کے متعلق کسی سے بات کرتا ہے جو کچھ ناپسندیدہ پہلو رکھتی ہے تو اس یقین اور اعتماد پر کرتا ہے کہ یہ بات اسے آگے نہیں پہنچائے گا ورنہ اگر پہنچانی ہو تو وہ خود کیوں نہ پہنچادے تو دو مونہوں سے بات شروع سے ہی چل رہی ہے۔ ایک سننے والی کے دو مونہہ بن گئے اور پھر جب وہ واپس پہنچے گی لڑنے کے لئے تو پھر یہ دو منہ پھر آگے دو، دو منہ بنتے چلے جائیں گے۔ وہ کہے گی جھوٹ بھول رہی ہے میں نے یہ تو نہیں کہا تھا۔ میں نے تو یہ کہا تھا اور وہاں سے پھر ایک جھوٹ کا تیسرا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ اور بسا اوقات اگر اس نے کہا بھی ہو تو پھر دوسرے معنے پہنانے کی کوشش کرتی ہے بعض دفعہ دوسری کو جھوٹا کر دیتی ہے پھر وہ آتی ہے لڑتی ہوئی' لعنتیں ڈالتی ہوئی کہ تم نے یہی کہا تھا وہ کہتی ہے یہ میں نے نہیں کہا تھا تو ایک مونہہ جب پھٹ کر دو مونہہ بنتا ہے تو پھر پھٹتا چلا جاتا ہے اس کا پھر ایک مونہہ بننا بہت ہی مشکل کام ہے اور ایسے فسادات میں سب سے مشکل پڑتی ہے فیصلہ کرنے کی کیونکہ ہر گواہی پھٹی ہوئی ہے اور اگر وہ کچھ حصہ مان بھی جائے تو کہے گی میرا یہ مطلب تو نہیں تھا میرا تو یہ مطلب تھا۔

جس طرح سیاست دان آج کل کہہ دیتے ہیں ہر بیان پہ ان کے بھی دو مونہہ ہو جاتے ہیں بے چاروں کے۔ تو یہ جو دو مونہوں والی بات ہے حضور اکرم ﷺ کی بہت گہری ہے اور اس سے سوسائٹی کی بہت سی بیماریاں کھل کر ہمارے سامنے واضح ہو جاتی ہیں اور اس کے نتیجہ میں ان کا علاج پھر ممکن ہے۔ تو اس کا علاج یہی ہے کہ ایسی باتوں سے گریز کیا جائے جن کے متعلق انسانی تجربہ ہے کہ ہمیشہ آگے پہنچتی ہیں اور بدل کر پہنچتی ہیں اور بگڑ کر پہنچتی ہیں تو اول تو اگر کسی بھائی میں یا کسی بہن میں کوئی برائی دیکھی جائے تو خود بتانا چاہئے اس کو۔ یہ ایک مونہہ والی بات ہے اور خود بتائے اور اگر وہ اس سے ناراض ہوتا ہے اس کے سننے کے نتیجہ میں تو ہو سکتا ہے کہ کہنے کا انداز بے ہودہ ہو مگر بالعموم اگر شریفانہ انداز میں ہمدردی سے بات کی جائے تو بگاڑ پیدا نہیں ہوتا اور اگر ہو جائے تو پھر اس کا قصور ہے جس نے بات سنی یا اس کا قصور ہے جس نے بات کہی تو بظاہر نیک نیتی سے ہے لیکن دل میں زخم لگانے کی نیت ہے۔ پس آگے پھر یہ صورت حال ایسی ہے کہ اس کا باریک تجزیہ کرنا پڑتا ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 6۔ جنوری 1995ء از خطبہ 25۔ نومبر 1996ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

رشتہ ناطہ کے مسائل

رشتہ ناطہ کے تعلق میں ایسی بعض مشکلات کا ذکر مقصود ہے۔ جن سے معاشرہ میں آئے دن واسطہ پڑتا رہتا ہے۔ ان مشکلات کے پس منظر میں بعض موجبات اور محرکات بھی ہیں اور اگر یہ عزم کرلیا جائے۔ کہ ایسے محرکات کو نظرانداز کیا جائے گا۔ تو بہت سی مشکلات اور ان کے ناگوار اثرات سے اپنے آپ کو اور معاشرہ کو بچایا جا سکتا ہے۔

تعلیم سے متعلق مشکلات

رشتہ کی تلاش کے وقت ہر فریق تعلیم کے پہلو پر لازمی توجہ دیتا ہے۔ لڑکی کا رشتہ درکار ہو تو اعلیٰ تعلیم یافتہ اور ڈگری یافتہ کی تمنا ہوتی ہے۔ اور اگر لڑکے کی تلاش ہو تو صرف تعلیم یافتہ نہیں بلکہ متعدد ڈگریاں حاصل کر رکھی ہوں۔ جبکہ معاشرہ میں جہاں دیہاتی ماحول میں بود و باش ہو۔ کم تعلیم والی یا بعض اوقات کلیتہً ناخواندہ بچیاں اکثر موجود ہیں۔ اور ان کے لئے مناسب رشتہ کے حصول میں دقتیں پیش آتی ہیں کہ تعلیم کی کمی کے باعث ان کو اہمیت نہیں دی جاتی۔

اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ لڑکی کا تعلیم یافتہ ہونا ایک Merit کا رنگ رکھتا ہے۔ اور عملی زندگی میں اس کی افادیت سے انکار ممکن نہیں۔ لیکن اگر صرف تعلیم کی کمی کو بنیاد بنا کر ایسے رشتوں کو نظر انداز کیا جاتا رہے۔ تو یہ ہرگز درست سوچ نہ ہوگی۔ کیونکہ تجربہ اور مشاہدہ میں ایسی لاتعداد مثالیں موجود ہیں۔ کہ ظاہری تعلیم کی کمی کے باوجود قدرت نے ایسی صلاحیتوں سے نوازا ہوا تھا۔ کہ خواتین نے خدمت دین اور پرورش اولاد اور گھربار کی ذمہ داریوں کی بجا آوری میں مثالی کردار ادا کیا۔ اور نہایت عمدہ نمونہ پیش کیا۔ اور ظاہری تعلیم کی کمی کبھی بھی ان کی راہ میں روک نہیں بن سکی۔ دوسری جانب ایسی لاتعداد مثالیں بھی موجود ہیں۔ کہ تعلیم کی زیادتی نے کردار پر مفید، تعمیری اور عمدہ اثرات مرتب نہیں کئے۔ اور یہاں تک کہ بعض مثالوں میں تعلیم کی زیادتی ہی بگاڑ، نزاع اور ناکامیوں کا باعث بن گئی۔ پس تعلیم کی کمی بیشی ہرگز ایسی بنیاد تسلیم نہیں کی جاسکتی۔ کہ اس کی بناء پر رشتہ کی قبولیت یا عدم قبولیت کا فیصلہ کیا جائے۔ ہاں یہ ایک اضافی پہلو ضرور ہے۔ اور دیگر اوصاف کے ساتھ شامل ہو کر فیصلہ میں آسانی کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ اور چاہئے کہ تعلیم کے بارہ میں حقیقت پسندی سے کام لیا جائے۔

بعض گھرانوں میں تعلیمی ڈگریوں کو شرک کی حد تک پوجنے کا رنگ نظر آتا ہے۔ لڑکے لڑکی کی قسمت اور مستقبل محض اور محض ڈگریوں کے شکنجہ میں ہے۔ اور رہائی کی کوئی امید نظر نہیں آتی۔ اور بعض مثالوں میں ڈگریوں کو ملازمت کی نذر کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ اس سے آمدنی ہو رہی ہے۔ خواہ شادی کی معروف عمر سے معاملہ تجاوز کر جائے۔ یہ سارے پہلو افسوسناک ہیں۔ اور بہت سنجیدہ توجہ کے ساتھ اصلاح کے متقاضی ہیں۔ ورنہ رشتہ ناطہ کی مشکلات میں آئے دن اضافہ ہی ہوگا۔ اور اس کی ساری ذمہ داری ماں باپ یا خاندانی سربراہوں کے سر پر عائد ہوتی ہے۔ تعلیم میں ترقی اور اعلیٰ معیاروں پر پہنچنے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ بچیوں کی گھر گرہستی کی زندگی داؤ پر نہ لگائی جائے۔ لڑکی کی تعلیم سے بنیادی غرض تو یہ ہونی چاہئے۔ کہ وقت آنے پر گھربار کی ذمہ داریاں عمدہ انداز سے نباہ سکے۔ اور اولاد کی عمدہ تربیت کر کے اگلی نسل کو اپنے فیض سے فیضیاب کرے۔ لیکن ایسی تعلیم جس کے نتیجہ میں بیچاری کو نہ گھربار نصیب ہو اور نہ ہی زندگی میں ماں کا مقام پانے کا موقعہ آنے پائے تو ایسی اعلیٰ تعلیم کی بجائے اس کی علمی کمی یا ناخواندگی ہزار درجے خود اس کے اور خاندان کے لئے بہتر اور بابرکت ہوگی۔ اور اسی سوچ کے ساتھ تعلیمی پہلو کو فیصلہ کے وقت سامنے رکھنا چاہئے۔

عمر سے متعلق مشکلات

شادی کی معروف عمر یعنی بلوغت کا دور شروع ہونے پر رشتوں کے اگر فیصلے ہونے لگیں۔ تو بہت سی معاشرتی خرابیوں اور مشکلات سے تحفظ مل سکتا ہے۔ اور مناسب وقت پہ فیصلے آسانی سے ہو سکتے ہیں۔ لیکن اگر دیگر عوامل سے صرف نظر کرتے ہوئے صرف تعلیم کے پیش نظر عمر والے پہلو پر غور کریں۔ تو عجیب کیفیات سے واسطہ پڑتا ہے۔ تعلیم حاصل کرتے کرتے بچی کی عمر معروف دور سے ڈھل جاتی ہے۔ اور جب رشتہ کا احساس اور تلاش ہو۔ تو تیس بتیس سال کی عمر والی لڑکی کے لئے اٹھارہ بیس سال کا رشتہ ڈھونڈا جاتا ہے۔ جبکہ 18 سال والے لڑکے کے ماں باپ کی سوچ یہ ہوتی ہے کہ لڑکے کی نسبت لڑکی کی عمر کم ہو۔ یہ تلاش کا عمل جاری رہتا ہے۔ بچی کی عمر میں مزید سال سال کا اضافہ ہو رہا ہے۔ لیکن اصرار یہی ہے کہ لڑکے کی عمر 18، 20 سال سے متجاوز نہ ہو۔ آخر ایک وقت ایسا آجاتا ہے۔ کہ لڑکی کی عمر حد سے متجاوز ہو جانے کے باعث مجبوراً اس کے ہم عمر لڑکے کے رشتہ پر غور شروع ہوتا ہے۔ لیکن بدقسمتی یہ سامنے آتی ہے۔ کہ ساتھ ہی یہ تجسس شروع ہو جاتا ہے۔ کہ اتنی عمر ہو جانے کے باوجود اس لڑکے کا رشتہ آج تک کیوں نہیں ہو پایا۔ اس تجسس کو بعض قیاسات اور گمان ہاتھ لگ جاتے ہیں اور نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ہم عمر رشتہ بھی قبول نہیں کیا جا رہا۔ اب ایسی سوچ کا نتیجہ صرف اور صرف یہی پلے پڑ سکتا ہے۔ کہ بالآخر لڑکی شادی کی خواہش کو ہمیشہ کے لئے خیرباد کہہ دے اور یہ ساری ذمہ داری ان ماں باپ کے سر عائد ہوتی ہے۔ جنہوں نے شادی کے مناسب وقت پر بچوں کے رشتوں کو حیلوں بہانوں سے مسلسل تاخیر کی نذر کئے رکھا۔ ایسے ماں باپ ہرگز اولاد کے خیرخواہ نہیں قرار دیئے جاسکتے۔ اس میں ہرگز کوئی شبہ نہیں کہ ایسی افسوسناک مثالیں شاذ کے طور پر ہیں۔ لیکن ان کا ذکر عبرت کے طور پر کرنا ضروری ہے۔ کہ ہر گھرانہ میں ماں باپ بچوں کے رشتوں کی اہم ذمہ داری وقت پر بجالانے کی فکر اور احساس رکھیں اور موزوں وقت پر فیصلے کریں۔

جہاں رشتوں کی تلاش میں غیر ضروری تاخیر ہوتی رہے۔ وہاں تاخیر کے نتیجہ میں بھی بالآخر کسی انسان سے ہی واسطہ پڑنا ہے لیکن بے وقت کی راگنی والی صورت ضرور بن جاتی ہے۔ کیا ہی اچھا ہو۔ کہ وقت پر فیصلے ہوں۔ اور جھوٹی امیدوں اور موہوم توقعات سے قطعی اجتناب کیا جائے۔

غفلت کی وجہ سے تاخیر

جن گھرانوں میں جوان اولاد کی طرف سے ماں باپ محض طبعی خوش فہمی کے باعث غفلت کا رویہ رکھتے ہوں۔ وہاں رشتوں میں تاخیر سے بعض اخلاقی خرابیوں اور خامیوں کے امکانات بھی سامنے آسکتے ہیں۔ اس لئے ماں باپ کا فرض ٹھہرتا ہے۔ کہ جوان اولاد کی تربیت نگرانی اور ان کی طبعی ضروریات کی طرف سے ہرگز غافل نہ ہوں۔ اور ماحول میں جس قدر اخلاقی قدروں کی پامالی ہو رہی ہے۔ وہ متقاضی ہے کہ جوان اولاد اور خصوصاً بالغ بچیوں کو ماں باپ کی شفقت اور پیار کے طفیل تحفظ بھی نصیب رہے۔ جب کوئی ناگوار اور تکلیف دہ واقعہ ہو جائے۔ تو اس وقت محض افسوس اور صدمہ کے اظہار سے بیتے واقعہ کی تلافی تو ممکن نہیں رہتی۔ جبکہ ماں باپ گندے معاشرہ کے مضرات کا نسبتاً زیادہ شعور اور علم رکھتے ہیں۔ اس شعور کا طبعی نتیجہ یہ ہونا چاہئے۔ کہ ان کے بچے بچیوں کو مناسب حال راہنمائی، خیرخواہی اور تحفظ نصیب رہے ماں باپ اپنے گھر میں تربیت کے بہتر ماحول کے پیش نظر اپنی جوان اولاد پر طبعاً نیک گمان اور اچھی توقعات رکھتے ہیں۔ اور یہ بالکل طبعی کیفیت ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ معاشرہ کی گراوٹ اور اخلاقی تباہ حالی کا احساس بھی پیش نظر رہنا چاہئے۔ جہاں ہر طرف خونخوار درندے ہوں جنہیں نہ خدا کا خوف نہ کسی کی آبرو کی شرم ولحاظ اور نہ طبعی حیا مانع ہو۔ وہاں اچھی تربیت یافتہ اولاد کو ہزار احتیاطوں کے ساتھ درندوں کے شر سے بچانا واجب ہے۔ اور خدا کی نگاہ میں یہ فریضہ ماں باپ پر ہی عائد ہوتا ہے اور اس کا مفید اور موثر ترین حل یہی ہے کہ بچوں کی شادیاں بروقت کی جائیں بلا وجہ تاخیر نہ کی جائے۔ خصوصاً بچیوں کی عمر بڑھنے سے ذمہ داریاں بڑھتی اور تدریجاً مشکلات کا رنگ پکڑتی جاتی ہیں۔ کفو کا جہاں حکم ہے عمر کے اعتبار سے بھی حتی الوسع کفو کا پہلو سامنے رہنا چاہئے۔ اور شادی کی کامیابی میں اس کا گہرا تعلق ہے۔ تعلیم کی طرح عمر کی حقیقت بیان کرنے میں بھی بعض اوقات قول سدید کو پیش نظر نہیں رکھا جاتا۔

لیکن عمر کی اصلیت ظاہر کرنے میں خلاف حقیقت اظہار کی مجبوری صرف ایسی مثالوں میں ہی پیش آ سکتی ہے۔ جہاں مناسب وقت پر رشتوں کے فیصلے نہ کئے گئے ہوں اور ایسی مثالوں میں اگر سچائی کو ہر حالت میں مقدم رکھا جائے۔ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے بہتر نتائج عطا ہوتے ہیں۔ غلط بیانی آخر غلط بیانی ہے۔ جلد یا بدیر اس کے مضرات سامنے آنے کا ڈر پیچھا نہیں چھوڑتا۔ اور زندگی بے کیف گزرتی ہے اور پھر خدا تعالیٰ کی ناراضگی سب پہ مستزاد ہے۔

جہیز وغیرہ کے مطالبات

جہیز و حق مہر وغیرہ کے معاملات کا براہ راست تعلق مال و دولت سے ہے۔ اور ایک ارشاد نبوی ؐ کے مطابق امت کے لئے سب سے بڑا فتنہ مال کا فتنہ ہے۔ اور یہ فتنہ کئی کئی رنگوں میں معاشرہ کو اپنی لپیٹ میں لئے ہوئے ہے۔ اور ایسی فتنہ کی ایک واضح شکل جہیز کے ناواجب مطالبات اور حق مہر میں مبالغہ کا پہلو روزمرہ کا مشاہدہ ہے۔ بعض اوقات یہ تاثر ملتا ہے۔ کہ لڑکی سے جہیز کی اہمیت زیادہ ہے۔ جو ماں باپ ناز و نعمت سے پال پوس کر اپنی لخت جگر رشتہ میں دے رہے ہیں۔ ان کے جذبات کی قدر اور احترام کی بجائے جہیز کے صریحاً ناروا اور ناقابل برداشت مطالبات پیش کر کے ہرگز حیا یا شرم محسوس نہیں کی جاتی کہ غریب نادار ماں باپ کے دل پر کیا گزرتی ہوگی۔ اور ایسے رشتے میں کیا خیر و برکت ممکن ہو سکتی ہے۔ جو سودے بازی اور ہوس کے جذبے سے محض حصول جہیز کی خاطر طے کرنا مقصود ہو۔ ایسے جہیز کے بھوکے ماں باپ کو یہ بھی بھول جاتا ہے کہ جس خدا نے نرینہ اولاد کی نعمت سے انہیں نوازا۔ بیٹا عطا فرمایا۔ اسے صحت و عمر بخشی۔ بلوغت کو پہنچا۔ تعلیم و روزگار کی سہولت بھی اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی۔ اور اب یہ ماں باپ اپنے اس بیٹے کی شادی کی خوشی دیکھنے کے لئے کوشاں ہیں۔ مگر اس خوشی کے حصول میں کتنے غریب ماں باپ کے جذبات پر جہیز کے ناجائز مطالبات کے ذریعہ چھریاں چلا رہے ہیں۔ کتنی مستحق بچیوں کی ناقدری کر رہے ہیں۔ کیا ہی اچھا ہوتا کہ ایسے جہیز کے بھوکے یا محتاج ماں باپ خدا تعالیٰ سے بیٹے کی بجائے دولت ہی مانگ لیتے۔ ہاں وہ دولت جس کو جہیز کے نام پر اپنے بیٹے کی شادی کی آڑ میں وہ ہتھیانا چاہتے ہیں اور مطلوبہ جہیز نہ مل سکنے کے باعث آئے دن نیک ہونہار پاک سرشت بچیوں کے رشتے رد کرتے چلے جاتے ہیں۔ ایسے ماں باپ یہ بھی بھول جاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک مکافات عمل کا قانون بھی جاری ساری ہے۔ اور جلد یا بدیر ایسے گھرانوں کو بالآخر کئی طرح کے وبال اپنی لپیٹ میں لے لیتے ہیں۔ کیونکہ کوئی نہیں جانتا کہ ایسی شادی کے نتائج کیا ہوں گے۔ کوئی ضمانت نہیں کہ ایسے ناجائز حاصل کئے ہوئے جہیز سے استفادہ کہاں تک ممکن ہوگا۔ اس کی بجائے کیا ہی

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طب و صحت

ڈاکٹر ایس اے اختر

تپ دق

تپ دق ان دس بیماریوں میں سے ایک ہے۔ جو دنیا بھر میں سب سے زیادہ موت کا باعث بنتی ہیں۔ یہ بیماری ایک ایسے جرثومہ سے ہوتی ہے۔ جسے

Mycobacterium Tuberculi Bacilli

کہتے ہیں۔ صرف پاکستان میں 15۔لاکھ افراد اس بیماری میں مبتلا ہیں اور صرف پچھلے سال ایک لاکھ افراد اس بیماری کی وجہ سے موت کا شکار ہوئے۔ اور یہ بھی ایک حقیقت ہے۔ کہ مرنے والا ہر فرد مرنے سے پہلے ہر چھ افراد کو تپ دق کے مرض میں مبتلا کر رہا ہے۔ اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ ہمارے ملک میں آئندہ دس برس میں تپ دق کے مریضوں کی تعداد کتنی ہو جائے گی۔

تپ دق ایک متعدی اور مہلک مرض ہے جسم کا کوئی بھی حصہ ان جراثیم سے متاثر ہو سکتا ہے۔ لیکن عموماً پھیپھڑے متاثر ہوتے ہیں۔ تپ دق کا مریض جب کھانستا، تھوکتا یا چھینکتا ہے تو اس مرض کے جراثیم مریض سے ایک صحت مند انسان کے جسم میں سانس کے ذریعے پہنچ جاتے ہیں۔ بچے ان جراثیم سے جلدی متاثر ہوتے ہیں۔ کیونکہ ایک تو بچوں میں قوت مدافعت کم ہوتی ہے۔ دوسرے بچے مکمل طور پر بڑوں پر انحصار کرتے ہیں۔

تپ دق کی ابتدائی علامات

(1) ایک ماہ سے زائد مسلسل کھانسی۔ جو عام علاج سے ٹھیک نہ ہو رہی ہو۔

(2) مسلسل اور خاص طور پر شام کے وقت بخار ہونا

(3) بعض اوقات بلغم کے ساتھ خون کا آنا۔

(4) رات کو سوتے وقت پسینہ آنا۔

(5) بھوک میں کمی ہونا۔

(6) وزن کا بتدریج کم ہونا۔

(7) معمولی کام کاج کے بعد تھکاوٹ محسوس کرنا۔ یہ ضروری نہیں کہ تپ دق کے مریض میں یہ تمام علامات موجود ہوں ان میں سے چند ایک بھی ہو سکتی ہیں۔

تپ دق کی تشخیص

تپ دق کی تشخیص بہت آسان ہے۔ مریض کا اچھی طرح معائنہ کرنا چاہئے اس کا خون، پیشاب، بلغم ٹیسٹ کرنا چاہئے۔ اور اس کی چھاتی کا ایکسرے ضرور لینا چاہئے۔

تپ دق سے بچاؤ کے لئے احتیاطی تدابیر

تپ دق چونکہ پورے معاشرے کا مسئلہ ہے۔ اس لئے پاکستان میں جس تیزی سے یہ بیماری پھیل رہی ہے۔ اگر مندرجہ ذیل احتیاطی تدابیر اختیار کی جائیں۔ تو اس بیماری کی شدت میں کافی کمی آسکتی ہے۔

(1) ہر نوزائیدہ بچے کو پیدا ہونے کے بعد جلد از جلد بی۔ سی۔ جی کا حفاظتی ٹیکہ ضرور لگایا جائے۔ یا کم از کم پانچ سال کی عمر سے پہلے اسے یہ ٹیکہ ضرور لگ جائے۔

(2) تپ دق کے جراثیم چونکہ سانس کے ذریعے ایک دوسرے کو منتقل ہوتے ہیں۔ لہٰذا کھانستے یا چھینکتے وقت منہ پہ رومال ضرور رکھیئے۔

(3) بلغم کو جگہ جگہ نہ تھوکیئے۔ کیونکہ بلغم میں موجود جراثیم خشک ہونے کے بعد سانس کے ذریعے لوگوں کے پھیپھڑوں میں جائیں گے مناسب ہوگا کہ بلغم کو چونے والے برتن میں تھوکیئے۔

(4) دودھ کو ہمیشہ ابال کر پیجئے۔

(5) گندی اور گرد آلود اشیائے خورونوش سے پرہیز کیجئے۔

(6) مریض کا کمرہ اور برتن اگر ہو سکے۔ تو علیحدہ کر دیں۔ خاص طور پر کم سن بچوں کو ایسے مریضوں سے دور رکھیں۔

(7) جن بچوں کی ماؤں کو ٹی بی ہو۔ ان بچوں کو حفاظتی طور پر ٹی بی کی ادویات دی جائیں اور ان کو ماں اپنا دودھ پلانے کے بعد علیحدہ جگہ پر سلائے۔

(8) جو لوگ سگریٹ نوشی یا منشیات کے عادی ہیں۔ ان کو تپ دق کے جراثیم جلدی اپنا شکار بناتے ہیں۔ کیونکہ ایک تو ان میں قوت مدافعت کم ہوتی ہے۔ دوسرے پھیپھڑوں میں سگریٹ نوشی اور منشیات کی وجہ سے آکسیجن کم ہوتی ہے۔

(9) تپ دق سے بچاؤ کے لئے گھر کا ہوادار صاف ستھرا ہونا بہت ضروری ہے۔ اور گھر میں سورج کی کرنیں لازمی آنی چاہئیں۔

تپ دق کا علاج

تپ دق سو فیصد قابل علاج مرض ہے۔ آج سے کچھ عرصہ پہلے تپ دق کے علاج کے لئے سینی ٹوریم ضروری ہوتے تھے۔ لیکن اب یہ ضروری نہیں رہے اس کا علاج گھر میں بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن صرف یہ شرط ہے کہ تپ دق کا مریض یہ ادویات باقاعدگی سے اور پورے عرصہ کے لئے استعمال کرے۔ مریض کو چاہئے کہ وہ ادویات اپنے ڈاکٹر کے مشورہ سے لے۔ اور کم از کم 9 ماہ کا کورس پورا کرے۔ اس کے بعد بھی اس کا ڈاکٹر مکمل طبی معائنے کے بعد یعنی خون ٹیسٹ۔ بلغم ٹیسٹ اور ایکسرے کے بعد یہ فیصلہ کرے گا کہ آیا ادویات بند کی جائیں یا کچھ اور عرصے کے لئے کھانی ضروری ہیں۔ ادویات کے موافق نہ آنے کی صورت میں اپنے ڈاکٹر سے مشورہ کریں۔ اور ان ادویات میں اپنے طور پر کوئی ردوبدل نہ کریں۔ یہ مریض کے لئے انتہائی نقصان دہ ہے۔

مریض کو ذہنی دباؤ اور پریشانیوں سے بھی بچنا چاہئے اور جہاں تک ہو سکے۔ سادہ اور پرسکون زندگی گزارنی چاہئے۔ مرغن غذاؤں سے پرہیز کرنا چاہئے۔ خاص طور پر سگریٹ اور منشیات کا استعمال بالکل نہیں کرنا چاہئے۔ چونکہ تپ دق کا علاج مسلسل اور کسی حد تک مہنگا ہے اس لئے غریب مریض اپنے علاقے کی ڈسٹرکٹ ٹی بی ایسوسی ایشن سے رابطہ کر کے مفت مشورہ اور ادویات حاصل کر سکتے ہیں۔

☆......☆......☆......☆

کھیل کھلاڑی

مرتبہ غلام مصطفیٰ تبسم صاحب

عالمی کھیلوں کی دلچسپ خبریں

یورپین انڈور ٹینس ٹورنامنٹ

سوئٹزر لینڈ کے شہر زیورخ میں ہونے والا یورپین انڈور ٹینس ٹورنامنٹ امریکہ کی "ڈیمو کویٹ" نے جیت لیا۔ ڈیمو کویٹ نے فائنل میں اپنی ہم وطن وینس سیم کو 5-7 اور 3-6 سے ہرا دیا۔ ڈیمو کوینٹ کی اس ٹورنامنٹ میں مسلسل دوسری کامیابی ہے۔

سمپراس کی کامیابی

امریکہ کے سمپراس نے آسٹریا کے دارالحکومت ویانا میں کھیلے گئے الاسی 'اے ٹرافی ٹینس ٹورنامنٹ جیت لیا ہے۔ سمپراس نے فائنل میں اپنے مدمقابل کو 3-6، 6-7 اور 1-6 سے ہرا دیا۔

پنجاب گیمز

پنجاب گیمز اگلے سال 19 فروری سے لاہور میں شروع ہوں گی جو 3 دن جاری رہیں گی اور اس میں 26 کھیلیں شامل ہیں۔ پنجاب اولمپک ایسوسی ایشن کے صدر کے مطابق سن 2000ء میں پنجاب گیمز کا نام تبدیل کر کے نیشنل گیمز کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

پرانی آسٹروٹرف

نیشنل ہاکی اسٹیڈیم سے ہٹائی جانے والی پرانی آسٹروٹرف پنجاب یونیورسٹی اولڈ کیمپس کی گراؤنڈ میں بچھائی جائے گی جو تین سال تک کارآمد رہے گی۔ اور نوجوان کھلاڑیوں کے فائدہ کے لئے اس کے متاثرہ حصوں کو مرمت کر کے دوبارہ قابل استعمال بنایا جائے گا۔ آسٹروٹرف پنجاب یونیورسٹی کی گراؤنڈ میں بچھانے پر تین سے چار لاکھ روپے کی لاگت آئے گی۔

ویمن ٹینس

خواتین ٹینس کی نئی عالمی درجہ بندی میں امریکہ کی مس ڈیون پورٹ سوئٹزر لینڈ کی مارٹینا ہنگس کو پیچھے چھوڑ کر عالمی نمبر ایک بن گئی ہیں۔ ڈیون پورٹ نے گراں پری ٹینس ٹورنامنٹ کے دوران یہ اعزاز مارٹینا ہنگس کو شکست دینے کے بعد حاصل کیا۔

لوئس اور ہولی فیلڈ

امریکہ کے معروف باکسر ایونڈر ہولی فیلڈ اور برطانیہ کے ہونکس لوئس ورلڈ ہیوی ویٹ باکسنگ ٹائٹل جیتنے کے لئے ایک دوسرے کے مقابل آئیں گے۔ یہ مقابلہ آئندہ سال کے آغاز پر لاس ویگاس میں متوقع ہے۔ اسی مقابلے میں عالمی چیمپئن کا فیصلہ ہوگا۔

ورلڈ الیون کے کپتان

آسٹریلیا کے آل راؤنڈر سٹیووا کو وزڈن الیون کرکٹ ٹیم کا کپتان بنا دیا گیا۔ سٹیووا کے ساتھ اس دوڑ میں آسٹریلیا کے کپتان مارک ٹیلر بھی شامل تھے۔ جنہوں نے پاکستان کے خلاف ٹیسٹ سیریز میں 128.25 کی اوسط سے سکور کئے۔ مارک ٹیلر گذشتہ سال وزڈن الیون کے کپتان اور اوپنر تھے۔ ٹیم کی ترتیب اس طرح ہے۔ جے سوریا (سری لنکا) مائیک آرتھرٹن (انگلینڈ) برائن لارا (ویسٹ انڈیز) ایلک سٹیورٹ (انگلینڈ) ٹنڈولکر (بھارت) اروندا ڈی سلوا (سری لنکا) سٹیووا (آسٹریلیا) شین وارن (آسٹریلیا) مرلی دھرن (سری لنکا) ایلن ڈونلڈ (جنوبی افریقہ) میک گراتھ (آسٹریلیا)۔ پاکستان اور نیوزی لینڈ سے کسی کھلاڑی کو نہیں چنا گیا۔ یہ کھلاڑی ہر سال آسٹریلیا کے کرکٹ میگزین وزڈن کے قارئین کے خطوط پر چنے جاتے ہیں۔ قارئین نے اگلے سال ورلڈ کپ کے لئے جنوبی افریقہ کی ٹیم کو فیورٹ قرار دیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ مکرم عبدالرزاق بھٹی صاحب بشیر آباد (بھینیاں) ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم عبدالقادر بھٹی صاحب نائب افسر جلسہ سالانہ / نیشنل سیکرٹری تعلیم / سیکرٹری وقف نو ہالینڈ و سابق ٹیچر ناصر ہائی سیکنڈری سکول بسے گیمبیا ابن مکرم عبدالغنی بھٹی صاحب مورخہ 98-4-4 کو ہالینڈ میں ہارٹ اٹیک سے وفات پا گئے۔ آپ کی عمر 35 سال تھی۔ نماز جنازہ مورخہ 98-11-13 کو بعد نماز جمعہ محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے بیت اقصیٰ میں پڑھائی اور تدفین کے بعد محترم مولانا بشیر احمد قمر صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔

مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوہ اور دو بچیاں بعمر 9 سال اور 3 سال یادگار چھوڑی ہیں۔

خاکسار جماعت احمدیہ ہالینڈ کا شکر گزار ہے کہ میرے مرحوم بھائی کی میت ہالینڈ کی جماعت نے اپنے خرچ پر پاکستان پہنچانے کا انتظام کیا۔ جماعت ہالینڈ کا ایک نمائندہ ساتھ آیا۔ اسی طرح وکالت تبشیر ربوہ نے گراں قدر تعاون کا مظاہرہ کیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم مرحوم کی بیوہ اور بچیوں کا پردیس میں خود حافظ و ناصر ہو اور مرحوم کے درجات بلند کرے۔ آمین۔

درخواست دعا

○ محترمہ بیگم صاحبہ محترم عبدالسلام اختر صاحب ایم اے مرحوم کی آنکھ کا سفید موتیا کا آپریشن فضل عمر ہسپتال میں مورخہ 14- نومبر 1998ء کو ہوا ہے۔

○ مکرمہ بشریٰ پروین صاحبہ اہلیہ مکرم عمرالدین صاحب لاہور کئی دنوں سے بعارضہ برین ہمبرج و فالج سخت علیل ہیں کمزوری اور ضعف بہت ہے۔

○ مکرم ڈاکٹر قاضی طاہر اسماعیل صاحب زعیم اعلیٰ ملتان کی والدہ طاہرہ صاحبہ نشتر ہسپتال ملتان میں معدہ کے السر' بلڈ پریشر و سانس کی تکالیف کی وجہ سے داخل ہیں۔

ان سب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

پتہ درکار ہے

○ مکرم فرید احمد باری صاحب ابن مکرم عبدالباری عابد صاحب وصیت نمبر 29989 ناصر ہوسٹل جامعہ احمدیہ مورخہ 96-1-26 کو وصیت کی تھی۔

اگر مکرم موصی صاحب خود پڑھیں یا ان کا کوئی عزیز پڑھے تو فوری طور پر دفتر وصیت سے رابطہ کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

احباب جماعت متوجہ ہوں

○ وقف جدید کا مالی ختم ہونے والا ہے۔ آپ اپنے سیکرٹری مال اور وقف جدید سے رابطہ کر کے اپنا چندہ خود ادا فرمائیں۔

(ناظم ارشاد وقف جدید)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ولادت

○ محترمہ رفعت مسعود صاحبہ 20/52 دارالعلوم وسطی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میری چھوٹی بہن عزیزہ شوکت محمودہ اہلیہ مکرم اسد محمود صاحب ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے تین بیٹیوں کے بعد بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام عرفان اسد تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم مسعود احمد خان صاحب کا نواسہ ہے اور رفیق احمد صاحب طارق کا پوتا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو باعمر' سعادت مند اور خادم دین بنائے۔

○ مکرم محمد افضل جاوید ایڈووکیٹ لاہور کو اللہ تعالیٰ نے 9/11/98 کو دو توام بیٹے عطا فرمائے ہیں۔ نومولودگان مکرم منشی محمد اسماعیل صاحب سابق خوشنویس ہیڈ کاتب الفضل کے پڑپوتے اور مکرم محمد ارشد صاحب کارکن نظارت اشاعت کے پوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نومولودگان کو سعادت مند باعمر اور خادم دین بنائے۔

گورنمنٹ جامعہ نصرت کے اعزازات

○ گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ کی طالبات نے یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی اور انجمن برائے تعلیم کے تحت منعقدہ سائنسی مقابلہ جات میں شرکت کی۔ یہ مقابلے مورخہ 29- اکتوبر 1998ء کو ہوئے۔ عزیزہ صائمہ خالد اور نعماء بشریٰ نے ماڈل Abnormalities due to Pollution پر خصوصی انعام حاصل کیا۔

علاوہ ازیں انٹر کالجیٹ گرلز بیڈ منٹن ٹورنامنٹ گورنمنٹ گرلز کالج جڑانوالہ میں منعقد ہوئے۔ جن میں کالج ہذا نے شرکت کی۔ اور عزیزہ ثمرینہ حمید بنت خواجہ حمید احمد صاحب مرحوم اور سعدیہ مہریں بنت مقصود احمد صاحب نے Runnerup Trophy حاصل کی۔ طالبات کو نقد انعام بھی دیا گیا۔

(پرنسپل جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ)

امداد برائے نادار مریضاں

○ فضل عمر ہسپتال ربوہ نادار مریضوں کو علاج معالجہ کی فری سہولت مہیا کرتا ہے۔ اخراجات صدر انجمن احمدیہ اور مخیر احباب کے عطایا جات سے پورے کئے جاتے ہیں نیز ہسپتال میں ڈویلپمنٹ کے بہت سے کام ہیں۔ یہ صدقہ جاریہ ہے احباب اس طرف توجہ فرمائیں۔ عطایا جات امداد مریضاں / ڈویلپمنٹ فنڈ کی مد میں براہ راست ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ یا افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ کو بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

بقیہ صفحہ 4

لکھی جا سکتی ہیں مزید نظر کرم کا صرف ایک واقعہ قارئین کرام کی نظر ہے۔

خاکسار کی بیٹی کا رخصتانہ تھا حضرت میاں صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا رخصتانہ کی دعا کے لئے تشریف لانے کی درخواست کی فرمایا کب اور کس جگہ تفصیل عرض کی فرمایا آؤں گا آپ تاریخ اور وقت مقررہ پر تشریف لائے خاکسار کے ہاتھ میں نکاح فارم دیکھ کر مجھے بلایا کہ ابھی نکاح ہونا ہے عرض کیا جی فرمایا جو نکاح پڑھے گا وہی دعا کرائے گا میں دعا میں شامل ہو جاؤں گا۔

ادب کے تحت سن کر خاموش ہو گیا اپنی غلطی کا احساس ہوا کہ نکاح پہلے پڑھوا لیا ہوتا شرمندگی بھی نہ ہوتی کہ میں نے حضرت میاں صاحب کا اتنا وقت بھی لیا اور دعا کرانے کی سعادت سے بھی اپنی غلطی کے باعث محروم رہا۔ لیکن حضرت میاں صاحب کی بے نفسی اور اعلیٰ ظرفی ملاحظہ فرمایئے کہ آپ نے ذرہ برابر بھی محسوس نہ کیا محترم مولوی سید احمد علی شاہ صاحب نے نکاح کے بعد دعا کرائی آپ نے دعا میں شمولیت فرمائی اور جاتی دفعہ بچی کے لئے تحفہ بھی عنایت فرمایا آپ نے اس وقت نہ بعد میں ناراضگی کا اظہار فرمایا کہ بلکہ میری غلطی کی بروقت اصلاح فرما کر مجھے سمجھایا تاکہ میں نکاح کے بعد مجلس میں حضرت میاں صاحب سے دعا کی درخواست کی غلطی نہ کروں اور آئندہ کے لئے اصلاح بھی فرما دی واقعی آپ عظیم بے نفس محسن اور سراپا شفقت تھے۔

خاکسار اپنے اس مضمون کو حضرت میاں صاحب کا ذکر خیر فرماتے ہوئے امام وقت کے اس دعائیہ اقتباس پر ختم کرتا ہے جو حضور انور نے 12- دسمبر 1997ء کے خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمائے۔

"پس اس ذکر خیر میں اگرچہ طول ہو گیا ہے لیکن یہ ذکر خیر ہے ہی بہت پیارا اب میں ساری جماعت کو حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے لئے دعا کی طرف توجہ دلاتا ہوں اور بعد میں مرزا مسرور احمد صاحب کے متعلق بھی کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی صحیح جانشین بنائے

"تو ہماری جگہ بیٹھ"

کا مضمون پوری طرح ان پر صادق آئے اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ خود ان کی حفاظت فرمائے اور ان کی اعانت فرمائے" آمین ثم آمین"

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 5

اچھا ہو۔ کہ شادی کے ایسے اہتمام اور فیصلے ہوں۔ جس میں اپنی خوشیوں کے ساتھ اللہ اور اس کے رسول کی خوشی شریک ہو۔ جس میں فریق ثانی یعنی لڑکی والوں کی دلی دعائیں شامل ہوں۔ جس میں معاشرہ کے لئے عمدہ نمونہ اور نیک مثال قائم ہو۔

حق مہر

جہیز کے ناواجب مطالبات کا شاید یہ طبعی نتیجہ ہے۔ کہ حق مہر کے بارہ میں بھی اعتدال کا دامن چھوٹ رہا ہے۔ ایک فریق معمولی حق مہر پہ مصر ہے۔ تو دوسرا فریق انتہائی مبالغہ کو پہنچ رہا ہے۔ جبکہ حق مہر کی روح مالی منفعت نہیں۔ بلکہ لڑکی کے اکرام کا پہلو مقصود ہے۔ حضرت مصلح موعود نے دونوں کیفیتوں کو پیش نظر رکھ کر ایک درمیانی راہ کی طرف ہدایت فرمائی۔ کہ حق مہر کی رقم کا تعین لڑکے کی کم از کم چھ ماہ کی آمد سے لے کر ایک سال تک کی آمدنی کی بناء پر ہونا چاہئے۔ یہ اوسط اس لئے ضروری ٹھہرتی ہے کہ فریقین ایک زندگی بھر کے رشتہ کی بنیاد قائم کرتے ہوئے ممکنہ نزاعی یا اختلافی صورت حال سے بچ سکیں۔ ورنہ بعض اوقات حق مہر کی کمی بیشی ہی آئندہ گلوں شکووں اور کشیدگیوں پر منتج ہوتی ہے۔ پس اس پر حکمت معیار کو سامنے رکھا جائے۔ تو اس میں ہی خیر و برکت ہے۔ ایسے مہر جن کی عملاً ادائیگی ممکن نہ ہو۔ اور ان کی حیثیت محض نمائشی ہو۔ ان سے اجتناب ضروری ہے۔ اس کے برعکس حقیقت پسندی اور اعتدال کو مقدم رکھنا مستقبل کی بہتری اور تعلقات کی پائیداری کے لئے بہت اہم ہے۔

رشتوں کی طلب و جستجو اور فیصلوں کے وقت کئی دیگر ناواجب باتیں بھی سامنے آتی رہتی ہیں۔ لیکن کیا ہی اچھا ہو کہ دینداری کے پہلو کو بنیادی اہمیت دی جائے اور باقی زوائد کا رنگ رکھنے والی باتیں بھی میسر ہوں تو خدا کا شکر کرنا چاہئے۔ لیکن زوائد کی ہوس میں بنیاد سے دور ہٹنا کسی صورت بھی برکت اور رضائے الٰہی کا باعث نہیں بن سکتا۔ اس لئے چاہئے کہ جماعتی ماحول میں ہر احمدی خاندان خدا تعالیٰ کی رضا کو مقدم رکھے۔ اولاد بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے۔ اور خدا کی عطا کردہ نعمتوں کو خدا تعالیٰ کی نافرمانی کا ذریعہ بننے سے بچانا ہم سب کا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ زندگی کے ہر مرحلہ پہ ہمارا اپنے خالق و مالک پروردگار سے وفا اور تابعداری کا اٹوٹ رشتہ نصیب رہے۔ (اے خدا تو ایسا ہی کر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ: 16- نومبر- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 14 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 28 درجے سنٹی گریڈ
17-نومبر- غروب آفتاب 5-11
18-نومبر- طلوع فجر 5-11
18-نومبر- طلوع آفتاب 6-38

عالمی خبریں

عراقی پیشکش قبول نہیں

امریکہ نے کہا ہے کہ عراق کی وہ پیشکش قبول نہیں جس میں عراق نے اقوام متحدہ کے معائنہ کاروں کو ہتھیاروں کی جگہوں کے معائنہ کرانے کی پیشکش کی ہے۔ اس سے قبل عراق نے اقوام متحدہ کے معائنہ کاروں سے تعاون ختم کردینے کا اعلان کیا تھا جس پر امریکہ نے جنگ کی تیاریاں شروع کردی تھیں۔ امریکہ نے کہا ہے کہ عراق پر حملہ ہوگا۔ عراق کی طرف سے انسپکٹروں سے تعاون کرنے کا اعلان مشروط ہے۔ واضح رہے کہ عراق نے اپنی پیشکش کو غیر مشروط کہا ہے۔

ایک گھنٹہ سے کم رہ گیا تھا

امریکی ٹی وی سی این این نے بتایا ہے کہ عراق کی طرف سے پیشکش موصول ہونے کے وقت عراق پر حملے میں ایک گھنٹے سے بھی کم وقت رہ گیا تھا سینکڑوں میزائلوں سے لیس بی باون بمبار طیارے بالکل تیار کھڑے تھے۔

متعدد ملکوں کا خیر مقدم

عراق کی طرف سے تعاون کی پیشکش کا متعدد ملکوں نے خیر مقدم کیا ہے۔ ان میں اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان بھی شامل ہیں۔

امن سمجھوتے پر عمل نہ ہو سکا

امریکہ کے صدر بل کلنٹن کی شدید محنتوں کے بعد طے پانے والے میری لینڈ امن سمجھوتے کے پہلے مرحلے پر عمل درآمد نہ ہو سکا۔ سمجھوتے کے تحت اسرائیل کو مغربی کنارے کا علاقہ اتوار کو خالی کردینا تھا۔ لیکن اسرائیل نے کہا ہے کہ اس پر عمل درآمد میں کئی دن کی تاخیر ہو سکتی ہے۔ امریکی ایلچی ڈینس راس نے دونوں فریقوں سے بات چیت کی۔ اور کہا کہ امن کے مواقع ضائع نہیں کرنے چاہئیں۔

مئی میں اعلان کریں گے

صدر یاسر عرفات نے کہا ہے کہ آئندہ مئی میں آزاد فلسطینی ریاست کے قیام کا اعلان کر دیں گے۔ اسرائیلی وزیر اعظم نے کہا کہ اگر ایسا ہوا تو اسرائیل بھی جوابی اقدام کرنے میں آزاد ہوگا۔

کینسر سے نجات

اردن کے شاہ حسین نے کہا ہے کہ میں نے کینسر سے نجات حاصل کرلی ہے۔ جلد وطن واپس لوٹوں گا۔ وہ گزشتہ چار ماہ سے امریکہ میں زیر علاج ہیں۔

کوسوو معاہدے میں پیش رفت

امریکی ایلچی کرسٹوفر ہل نے بتایا ہے کہ کوسوو کے معاملے میں امن کے دریا تصفیے کے بارے میں کچھ پیش رفت ہوئی ہے۔

مہاتیر محمد کا گلہ

ملائیشیا کے وزیر اعظم مہاتیر محمد نے گلہ کیا ہے کہ انور ابراہیم کے معاملے میں بیرونی مداخلت بے جا ہے۔ اس مداخلت سے ملائیشیا کی آزادی ختم ہو جائے گی۔

روس میں قحط

روس میں قیامت خیز قحط کے آثار ظاہر ہو رہے ہیں۔ 50- ہزار افراد کو خوراک کی کمی سے موت کا سامنا ہے۔ قحط زدگان نے کتے کھانے شروع کردیئے ہیں۔

نسل پرست ہتھیار کی تیاری

اسرائیل کے سائنس دان عربوں اور یہودیوں میں موروثی جینز کا فرق تلاش کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں جن کی بنیاد پر ایسے ہتھیار کئے جا رہے ہیں جو صرف عربی النسل افراد کو نشانہ بنائیں گے۔ عربوں کو نشانہ بنانے والی زہریلی گیس اور گولیاں بھی تیار کرلی گئی ہیں یہ تفاصیل برطانوی اخبار سنڈے ٹائمز نے شائع کی ہیں۔

ملکی خبریں

اقوام متحدہ کراچی میں

سندھ کے گورنر جنرل (ر) معین الدین حیدر سے یہ بات منسوب کی گئی ہے کہ اقوام متحدہ کی ٹیم کراچی میں ناجائز اسلحہ کی نشاندہی کرے گی۔ ایک انٹرویو میں انہوں نے کہا کہ کراچی میں امن برباد کرنے کا کام باقاعدہ ٹھیکے پر دیا گیا تشدد میں لسانی و مذہبی گروہ' جرائم پیشہ عناصر اور غیر ملکی طاقتیں شامل ہیں۔ ملک دشمنوں نے قتل وغارت گری کے لئے ایم کیو ایم اور حقیقی کی خدمات بھی حاصل کر رکھی تھیں۔ دہشت گردوں کے دو گروہ ہماری لسٹ پر ہیں ایک میں 500 اور دوسرے میں 135- افراد شامل ہیں۔ جنہوں نے دہاڑی دار پیشہ ور قاتل رکھے ہوئے ہیں۔ گورنر نے کہا کہ دہشت گردوں کے خلاف بھیانک آپریشن کریں گے۔

دہشت گرد نے سچ اگل دیا

متحدہ کے گرفتار شدہ دہشت گرد سہیل نے سچ اگل دیا اور اعتراف کیا کہ اس نے دو فوجیوں کو قتل کیا تھا جو چھٹی پر کراچی آئے ہوئے تھے۔ فردوس شاپنگ سنٹر کے قریب اپنے ساتھیوں شفیق، کلیم' ارشاد کن کٹا اور فہیم کے ہمراہ دونوں فوجیوں کو اغوا کیا اور سیکٹر انچارج نسیم راجو کے حکم پر ی دن قبرستان ایریا لیجا کر گولیاں مار دیں۔ اس کے علاوہ حقیقی کے کارکن رئیس احمد اور عبدالرحمان کو قتل کیا۔ ملزم نے کہا کہ مال کمانے والے بھاگ گئے اور میں پکڑا گیا۔

میڈیکل کالجوں کے لئے ٹیسٹ

پنجاب کے تمام میڈیکل اور ڈینٹل کالجوں میں داخلے کے لئے لاہور کے فورٹریس سٹیڈیم' راولپنڈی اور ملتان کے سٹیڈیم میں 10- ہزار سے زائد طلباء و طالبات نے ٹیسٹ دیئے۔ کالجوں کی کل نشستیں 1625 ہیں۔ پہلی بار اس قسم کے امتحانات کا انعقاد وزیر اعلیٰ پنجاب شہباز شریف کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ فزکس' کیمسٹری بائیالوجی اور انگریزی کے 180 سوالات پوچھے گئے اور کمپیوٹر کے ذریعہ نتیجہ مرتب کیا گیا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اب وہی ڈاکٹر بنے گا جس نے محنت کی ہوگی۔

عدالتی سمن کی وصولی سے انکار

محترمہ بینظیر بھٹو کو سمن کی تعمیل کروانے والی لیڈی مجسٹریٹ کو اس وقت دھکے کھانے پڑے جب وہ اسلام آباد ائرپورٹ پر محترمہ سے سمن کی تعمیل کے لئے آگے بڑھیں۔ بینظیر انہیں نظر انداز کر کے آگے بڑھ گئیں۔

منظور موہل انتقال کر گئے

پنجاب اسمبلی کے سابق ڈپٹی سپیکر اور پیپلز پارٹی کے رہنما منظور احمد موہل گذشتہ روز انتقال کر گئے ان کی عمر 59 سال تھی وہ ذیابطیس کا شکار تھے۔ ان کا جنازہ ان کے آبائی شہر بہاولنگر میں پڑھا گیا۔

واپڈا میں مزید جرنیل

واپڈا کے چیئرمین جنرل ذوالفقار نے واپڈا میں مزید جرنیل مانگے ہیں۔ انہوں نے واپڈا کے بنیادی انتظامی ڈھانچے کو تبدیل کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ ہر نئی زون کا سربراہ بریگیڈیئر کو بنایا جائے گا۔ مزید فوجی بھیجنے کا فیصلہ کور کمانڈروں کے اجلاس میں کیا جائے گا۔

اعجاز الحق کا مطالبہ

قومی اسمبلی کے رکن اعجاز الحق نے بھی وزیر اعظم سے مطالبہ کیا ہے وہ گستاخ رسول سینیٹر کا نام بتائیں۔ قوم ایسے سینیٹر سے خود ہی نبٹ لے گی۔

آئی ایم ایف کی نئی شرط

آئی ایم ایف نے مطالبہ کیا ہے کہ 15- ارب کے نئے ٹیکس لگائے جائیں اضافی ٹیکسوں کے حصول کے لئے جنرل سیلز ٹیکس اور سنٹرل ایکسائز ڈیوٹی کی شرح میں اضافہ کیا جائے۔

بینظیر الطاف رابطہ

پیپلز پارٹی کی سربراہ بینظیر بھٹو اور ایم کیو کے سربراہ الطاف حسین کے درمیان فون پر رابطہ ہوا ہے۔ ایجنسیوں کو دھوکے میں رکھنے کے لئے بینظیر نے اپنی پارٹی کے کسی اہم لیڈر کا فون استعمال نہیں کیا۔ لندن میں بھی متحدہ کے ایک اہم لیڈر کے ذریعے رابطہ کیا گیا۔ بینظیر نے کہا' بھائی! ماضی کو بھول جاؤ۔

نجی پاور کمپنیوں کی کرپشن

آئی ایم ایف نے نجی پاور کمپنیوں کی کرپشن تسلیم کرلی ہے۔ قانونی کارروائی کرنے کی بھی اجازت دے دی ہے۔ حکومت نے کرپشن کے دستاویزی ثبوت فراہم کردیئے ہیں۔ پاکستان نے یقین دہانی کرائی ہے کہ تمام کارروائی قانون کے دائرے کے اندر رہتے ہوئے کی جائے گی۔

وزیر اعظم خانہ جنگی چاہتے ہیں

محترمہ بینظیر بھٹو نے الزام لگایا ہے کہ نواز شریف 15- ویں ترمیم کے معاملے پر خانہ جنگی کرانا چاہتے ہیں۔ عوامی جلسوں میں وہ جس طرح سینیٹروں کے خلاف اشتعال انگیز زبان استعمال کر رہے ہیں وہ کسی منتخب وزیر اعظم کو زیب نہیں دیتی۔

سرخیوں کی بالکل نئی ورائٹی مرینا پرنٹ، کاٹن پرنٹ
مرینا سادہ، کمبل
الفردوس کلاتھ ہاؤس
اقصیٰ روڈ ربوہ
213161

آپکی جملہ ہومیو پیتھک ضروریات پورا کرنیوالا ادارہ
جرمن سیل بند ادویات سے تیار شدہ پوٹینسیاں، مرکبات اور ڈراپرز، شیشیاں ہومیو پیتھک کتب وغیرہ خصوصی رعایتی قیمت پر دستیاب ہیں
صرف 117 ادویات پر مشتمل ہومیو پیتھک بکس کی خریداری پر ہومیو پیتھک کتاب کا نیا ایڈیشن 1998ء مفت
محمود ہومیو پیتھک سٹور اینڈ کلینک
اقصیٰ چوک ربوہ

عمارتی لکڑی کا بہترین مرکز
گلوب ٹمبر کارپوریشن
رچنا ٹاؤن جی ٹی روڈ
لاہور

خدا کے فضل اور رحم کیساتھ
اچھی صحت کا راز ـ رضوان فوڈز ـ تازہ اور خالص غذا
غذائیت سے بھرپور • سرخ مرچ • ہلدی • دھنیا • گرم مصالحہ • دال چنا • بیسن • دلیہ • چنے • کھل سرسوں اور تیل سرسوں
محمد ابراہیم اینڈ سنز دارالرحمت وسطی ربوہ
فون 212307